نوحہ

روزِ عاشورہ صبح کو دی جو اکبرؑ نے اذاں
شامیوں نے ہائے سمجھی نہ رسالت کی زباں

حرملا کو رحم نہ آیا سوالِ آب پر
خشک ہونٹوں پر دکھائی پھیر کے سوکھی زباں

اِس لئے لائے نہیں خیمے میں اصغرؑ کو حسینؑ
دیکھ لی ٹوٹی ہوئی گردن تو مر جائے گی ماں

تربتِ اصغرؑ بنا کے اور دامن جھاڑ کے
دیر تک دیکھا کئے شبیرؑ سوئے آسماں

کر کے منہ سوئے مدینہ اُمِ لیلیٰؑ نے کہا
آؤ صغراؑ بن چکے دولہا تمہارے بھائی جاں

رکھ کے سر آغوش میں عباسؑ سے شاہؑ نے کہا
میں تیرے صدقے برادر ہیں تیرے بازو کہاں

ڈھونڈتی پھرتی ہے لاشوں میں سکینہؑ باپ کو
ہائے بابا ہائے بابا بولو بابا ہو کہاں

یا خلیل اللہ ذرا یہ حوصلہ تو دیکھئے
کھینچتے شبیرؑ ہیں سینۂِ اکبرؑ سے سناں

پڑھ کے خط صغراؑ کا شاہ نے لاشِ اکبرؑ سے کہا
جا بلاتی ہے تجھے اُجڑے گھروں کی پاسباں

چھین لی شمرِ ستمگر نے طمانچے مار کر
باپ نے تو پیار سے پہنائی تھی جو بالیاں

ہیں رسن بستہ سروں میں خاک ہے سب کے نثار
شام کی جانب چلا آلِ نبیؐ کا کارواں